ادارہ

تذکارِ امیر شریعت

آزادی کے بعد ملتان میں ضیاء صدیقی نے گرانقدر ادبی خدمات سرانجام دیں۔انہوں نے ملتان میں ''بزمِ ضیائے ادب'' کے ذریعے مشاعرے کی روایت کو ایک بار پھر بھرپور انداز میں زندہ کیا۔

ضیاء صدیقی نے ۲۷۔اپریل ۱۹۶۹ء کو ۶۷ برس کی عمر میں انتقال کیا اور حسن پروانہ ملتان کے قبرستان میں پیوند خاک ہوئے۔اور ملتان میں تہذیب وادب کا ایک باب ختم ہو گیا۔

پروفیسر جعفر بلوچ نے ان کی وفات کے اکتیس برس بعد (۲۰۰۰ء) میں ان کا پہلا مجموعہ کلام ''آثارِ ضیاء'' کے نام سے مرتب کیا' جو کہ یقیناً ایک قابلِ قدر کام ہے۔

ضیاء صدیقی محکمۂ انہار میں ملازم تھے اور ملازمت کے سلسلے میں انہیں اکثر دوسرے شہروں کے دورے پر جانا پڑتا تھا۔اس کتاب میں ضیاء مرحوم کی بیٹی محترمہ شبنم حمید کا ایک مضمون ''میرے ابّا جان'' کے عنوان سے شامل ہے۔اس مضمون سے معلوم ہوتا ہے کہ ضیاء مرحوم سید عطاء اللہ شاہ بخاری مرحوم سے محبت اور عقیدت رکھتے تھے اکثر ان کی خدمت میں حاضری دیا کرتے تھے۔

محترمہ شبنم حمید لکھتی ہیں:

''امیر شریعت جناب عطاء اللہ شاہ بخاری سے اکثر ملاقات رہتی۔ملتان کے مضافات میں اگر وہ جمعہ کے روز ٹور پر ہوتے تو وہاں جمعہ کا خطبہ سنتے۔اگر امام مسجد کوئی جہالت کی بات کرتا تو آکر بخاری صاحب سے تذکرہ کرتے اور یوں دیہاتی علاقے کی مسجدوں میں صحیح نظریۂ اسلام وایمان پہنچانے اور اصلاحِ احوال کا بندوبست کرتے۔''

سلیم الیکٹرونکس

ڈاؤلینس ریفریجریٹر کے بااختیار ڈیلر

حسین آگاہی روڈ۔ملتان فون:061-512338